6 مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرکی مضبوطی اور کارگزاری

بین البینک بروقت تصفیے کے پاکستانی نظام (پرزم) نے تھوک پیمانے پر لین دین میں حجم اور مالیت دونوں لحاظ سے ترقی کا سفر جاری رکھا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بینکوں کے مابین مسابقت بڑھنے کے باعث 'پرزم' میں خطرۂ ارتکاز محدود ہے۔ کاغذی لین دین کے علاوہ خردہ ادائیگی کے زمرے میں برقی بینکاری کے سودوں کا حجم اور مالیت بڑھ گیا ہے جو صارفین کی بدلتی ہوئی ترجیحات کا عکاس ہے۔ اسٹیٹ بینک سائبر سیکورٹی کے ابھرتے ہوئے خطرات سے پوری طرح آگاہ ہے چنانچہ ادائیگی کے نظام کی سالمیت کی حفاظت کے لیے وہ مناسب اقدامات کر رہا ہے۔ اے ٹی ایم کی فعالیت سے منسلک آپریشنل خطرے، یعنی اے ٹی ایم میں خرابی کی بنا پر سہولت میں وقفہ (downtime) میں خاصی بہتری دیکھی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک نظامیاتی لحاظ سے ادائیگی کے اہم نظاموں (ایس آئی پی ایس) مثلاً ون لنک اور نِفٹ کی اضافی نگرانی کے لیے بھی اقدامات کر رہا ہے تاکہ نظامیاتی خطرہ کم کیا جائے۔ کارپوریٹ میں تمسکات کی خرید و فروخت اور تصفیے سے متعلق مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز مضبوط رہے اور وہ انتظامِ خطر کے اپنے نظام میں بہتری لاتے رہے تاکہ سرمایہ بازار مستحکم رہیں اور کارگر طریقے سے کام کرتے رہیں۔ مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز میں بڑھتے ہوئے باہمی ارتباط کی بنا پر نظام میں متعدی خطرہ بھی بڑھ رہا ہے۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز مالی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، یہ مالی وساطت میں معاون ہوتے ہیں اور فریقوں کا اعتماد برقرار رکھتے ہیں۔ ان میں کلیدی اہمیت کے حامل ادارے، آلات اور ذرائع شامل ہوتے ہیں جو رقوم اور تمسکات کے روانی سے بہاؤ میں مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ مالی نظام کے استحکام کے لیے مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کی اصابت اور کارگزاری بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز مجموعی طور پر ان چیزوں کا احاطہ کرتے ہیں: ادائیگی کے نظام، تمسکات کی ڈپازٹری کے مرکزی ادارے (سی ڈی ایس)، تمسکات کے تصفیے کے سسٹمز (ایس ایس ایس)، سینٹرل کاؤنٹر پارٹیز اور ٹریڈ ریپوزٹریز۔[264] پاکستان کے اہم ایف ایم آئیز یہ ہیں:

بڑی مالیت کا نظامِ ادائیگی یعنی 'پرزم'، دو عدد باہم متبادل (interoperable) بین البینک سوئچز (ون لنک اور ایم نیٹ[265]، کاغذی آلات کا ایک کلیئرنگ ہاؤس (نفٹ)، کارپوریٹ تمسکات کے تصفیے کی کمپنی (نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان)، اور کارپوریٹ سیکورٹیز ڈپازٹری کمپنی۔

6.1 ادائیگی کا نظام

نظامِ ادائیگی کا منظرنامہ اور کارکردگی

اسٹیٹ بینک حاصل اختیارات کی بنا پر ملک کے ادائیگی اور تصفیے کے نظاموں کا ضابطہ ساز، عامل اور سہولت کار ادارہ ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے وژن 2020 میں "جدید اور ٹھوس (robust) نظامِ ادائیگی کی تشکیل" کو اپنے کلیدی تزویراتی اہداف میں شامل رکھا ہے۔ ہدف کے حصول، اور کارگزاری اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک قومی نظامِ ادائیگی کا ایک منصوبہ تیار کر رہا ہے، کلیئرنگ اور تصفیے کا انفراسٹرکچر جدید بنا رہا ہے، سیکورٹی بڑھا رہا ہے اور ایف ایم آئیز کے لیے ایک بڑا ضوابطی و نگراں فریم ورک نافذ کر رہا ہے۔

لین دین کی مالیت کی بنیاد پر ملک کا نظامِ ادائیگی دو اقسام پر مشتمل ہے: بڑی مالیت کے نظامِ ادائیگی اور خردہ مالیت کے نظامِ ادائیگی۔ بڑی مالیت کا نظامِ ادائیگی 'پرزم' پر مشتمل ہے جو کہ 'پرزم' کے فریقوں اور تیسرے فریق کے مابین رقوم اور تمسکات کے تھوک لین دین کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ خردہ مالیت کا نظام خردہ لین دین کے لیے استعمال ہونے والے کاغذ پر مبنی اور برقی ذرائع پر مشتمل ہے۔

'پرزم' حجم اور مالیت دونوں اعتبار سے مسلسل نمو پا رہا ہے۔ برقی بینکاری سودوں کا بڑھتا ہوا حجم اس کے خردہ زمرے کی خصوصیت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری خدمات حاصل کرنے والے صارفین میں برقی ذرائع کو ترجیح دینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

[264] مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر سے مراد سسٹم چلانے والے ادارے سمیت حصہ لینے والے اداروں میں ایک کثیر جہتی نظام ہے، جنہیں ادائیگیوں، تمسکات، ماخوذیات، یا دیگر مالی لین دین کی کلیئرنگ، تصفیے، یا اندراج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس (بی آئی ایس) کی کمیٹی برائے ادائیگی اور تصفیہ جاتی نظام، (2012ء)۔ "مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کے اصول"

[265] ایم نیٹ نے اپنا کاروبار بند کرنے کا عمل حال ہی میں شروع کر دیا ہے۔

شکل 6.1
پرزم سودوں کی مالیت بڑھ گئی

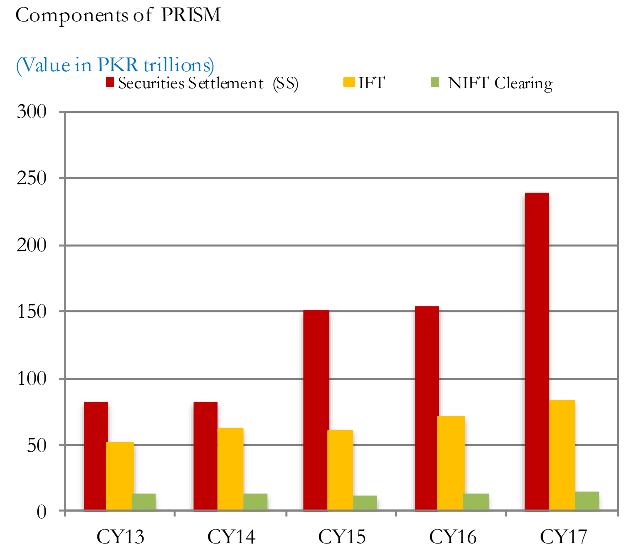

Source: PSD, SBP

'پرزم' نے زائد حجم کو بخوبی سنبھالا ہے ....

'پرزم' سے لین دین 2017ء کے دوران حجم اور مالیت دونوں اعتبار سے بڑھا۔ اس نے تمام ادائیگیوں کی مجموعی مالیت کا 63.62 فیصد تصفیہ کرایا جو جی ڈی پی کا تقریباً دس گنا ہے (**جدول 6.1**)۔ تصفیہ شدہ لین دین کا یومیہ اوسط حجم بڑھ کر 5400 ہو چکا ہے (2016ء میں 3800)، جبکہ یومیہ اوسط مالیت بڑھ کر 1,315 ارب روپے ہو چکی ہے (2016ء میں 930 ارب روپے)۔

'پرزم' کے سودوں کی مالیت اور حجم میں 2016ء کے دوران معتدل نمو ہوئی جبکہ 2017ء میں یہ بالترتیب 41.46 فیصد اور 40.54 فیصد بڑھ گئے۔ مالیت میں نمو ہونے کی بنیادی وجہ تمسکات کے لین دین کی مالیت میں نمو ہے (**شکل 6.1**)، جس کے ممکنہ اسباب بازارِ زر کے سودوں کی سرگرمیوں کا بڑھتا ہوا حجم اور اسٹیٹ بینک سے بینکوں کی ریپو قرض گیریاں ہیں (**باب 2**)۔

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ رقوم کی بین البینک منتقلی (آئی ایف ٹی) کے لیے 'پرزم' کے استعمال میں قابلِ ذکر اضافہ ہوا۔[266] 'پرزم' کے بیشتر سودے رقوم کی بین البینک منتقلی پر مشتمل ہوتے ہیں، ان منتقلیوں کا حجم 2017ء میں 45.85 فیصد بڑھا ہے جبکہ مالیت میں 16.49 فیصد اضافہ ہوا ہے (**شکل 6.2**)۔ آئی ایف ٹی لین دین کے حجم کا بیشتر حصہ تیسرے فریق کو رقوم کی منتقلی ہے۔[267] یہ دراصل اسٹیٹ بینک کی اُن مستقل کوششوں کا نتیجہ ہے جن میں صارفین میں آگاہی بڑھائی گئی کہ وہ رقوم کی عمدگی سے منتقلی کے لیے 'پرزم' استعمال کریں۔ نیز، پاکستان ریمی ٹینس انی شی ایٹو (پی آر آئی) کے تحت بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے وصول کنندگان کو ملکی ترسیلات کا اسی روز تصفیہ بذریعہ 'پرزم' مفت کر سکتے ہیں،[268] اس بنا پر آئی ایف ٹی لین دین کا حجم بڑھ گیا ہے۔

بذریعہ 'پرزم' تصفیہ پانے والی ادائیگیوں کا ارتکاز کم ہے ....

بذریعہ 'پرزم' کمرشل بینکوں کے مابین ادائیگیوں کے تصفیے کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ادائیگیوں کا ارتکاز کم رہا ہے۔ 2017ء کے دوران کمرشل بینکوں کے مابین ادائیگیوں کے ارتکاز کا ہرفنڈال-ہرش مین اشاریہ (Herfindahl-Hirschman Index) اوسطاً 0.06 ہے[269] (**شکل 6.3**) جو 2016ء کی اوسط کے قریب ہے۔ 'پرزم' کے براہِ راست فریق 31 کمرشل بینک ہیں[270] جن میں سے سات بینک 2017ء کے دوران اوسطاً 52.30 فیصد ادائیگیوں میں شریک رہے۔ شعبہ بینکاری کے مجموعی اثاثوں میں ان سات بینکوں کا حصہ تقریباً 60.29 فیصد ہے۔ صفِ اول کے ان سات بینکوں کے مابین بھی ادائیگیوں کا ارتکاز پست رہا ہے۔ یہ بینکاری شعبے میں محدود اجارہ داری کی عکاسی کرتا ہے۔[271] مطلب یہ ہے کہ 'پرزم' سے ادائیگیوں کے تصفیے کے معاملے میں متبادل راستے کی دستیابی موجود رہی ہے چنانچہ 'پرزم' کے کسی فریق کی ممکنہ ناکامی کی صورت میں نظامیاتی خطرہ محدود رہے گا۔

---

266 رقوم کی بین البینک منتقلیوں میں بینک سے بینک منتقلی اور تیسرے فریق کے صارف کو منتقلی شامل ہے۔

267 تیسرے فریق کو رقم کی منتقلی کا مطلب 'پرزم' کے ذریعے پراسیس کی گئی رقم کی وہ منتقلیاں ہیں جو براہِ راست شرکا نے اپنے صارفین / کھاتے داروں کی ہدایت پر انجام دیں۔

268 پی ایس ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2015ء

http://www.sbp.org.pk/psd/2015/CL4.htm

269 ہرفنڈال-ہرش مین اشاریہ کی 0.1 سے کم قدر کا مطلب پست ارتکاز ہے۔

270 'پرزم' کے براہِ راست شریک کاروں کی تعداد 41 ہے۔ زیرِ نظر تجزیے میں صرف بینک (ماسوائے مائکروفنانس بینک اور ترقیاتی مالی ادارے) زیرِ غور لائے گئے۔

271 ماخذ: خان اور حنیف (2017ء): ایس بی پی ورکنگ پیپر سیریز نمبر 92،

"Measuring Competition in the Banking Sector of Pakistan: An Application of Boone Indicator"

http://www.sbp.org.pk/publications/wpapers/2017/wp90.pdf

جدول 6.1

نظام ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

طریقہ کار	12ء	13ء	14ء	15ء	16ء	17ء
(حجم ہزاروں میں اور رقم ٹریلین روپے میں)						
پرزم						
حجم		528.7	681.4	852.9	985.4	1,384.9
مالیت		146.9	156.6	224.5	238.1	336.9
خردہ ادائیگیاں						
حجم		719,916.3	800,426.8	857,383.3	962,610.7	1,161,655.1
مالیت		138.8	158.2	165.5	170.8	192.6
کاغذی						
حجم		359,966.6	365,371.2	349,882.1	392,499.5	463,602.6
مالیت		107.1	123.2	129.2	134.1	152.0
برقی بینکاری						
حجم		359,949.7	435,055.6	507,501.3	570,111.2	698,052.5
مالیت		31.7	35.0	36.4	36.8	40.6

ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، اسٹیٹ بینک

’پرزم‘ میں خلل کا خطرہ پست ہے ....

اسٹیٹ بینک نے آپریشنز کے تسلسل کو یقینی بنانے کی غرض سے کاروباری تسلسل اور بحالی کے مناسب اقدامات نافذ کر رکھے ہیں جن کی بنا پر ’پرزم‘ میں خلل کے خطرات محدود ہیں۔ سسٹم کی ہر وقت دستیابی کے لیے اسٹیٹ بینک کاروبار کے تسلسل اور کسی ناگہانی سے نکلنے کی جگہیں تیار حالت میں رکھتا ہے جن کو بنیادی مقام پر کسی ممکنہ خلل کی صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

’پرزم‘ کا دائرۂ کار بڑھ رہا ہے ....

اسٹیٹ بینک نے سی ڈی سی کے علاوہ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان کو بھی ’پرزم‘ کا خصوصی شریک کار بنایا ہے تاکہ بازارِ سرمایہ کے سودوں کے کارگر تصفیے میں مدد مل سکے۔ ماضی میں ان سودوں کی رقوم متعدد تصفیہ جاتی بینکوں کے ذریعے چکائی جاتی تھیں،[272] تاہم اب انہیں ’پرزم‘ کے ذریعے طے کیا جائے گا جس سے اس عمل کی کارگذاری میں بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ ان سودوں سے منسلک تصفیے کا خطرہ بھی کم ہو جائے گا، کیونکہ نیشنل کلیئرنگ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم کے سودوں کا تصفیہ اسٹیٹ بینک کے پاس موجود بینکوں کے کھاتوں کے ذریعے ہو گا۔ ’پرزم‘ کے فریقوں کو سیالیتِ امروز کی سہولت دینے سے خطرۂ سیالیت بھی کم ہو جائے گا۔

خردہ ادائیگی کے نظام میں زبردست نمو ہوئی ....

پاکستان کے خردہ ادائیگی کے نظام میں لین دین کے کاغذی اور برقی طریقے شامل ہیں۔ اس لین دین کا مجموعی حجم 2017ء کے دوران 20.68 فیصد بڑھ گیا جبکہ ان کی مالیت میں 12.75 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 6.4**)۔

شکل 6.2

پرزم سودوں کا حجم بڑھ رہا ہے

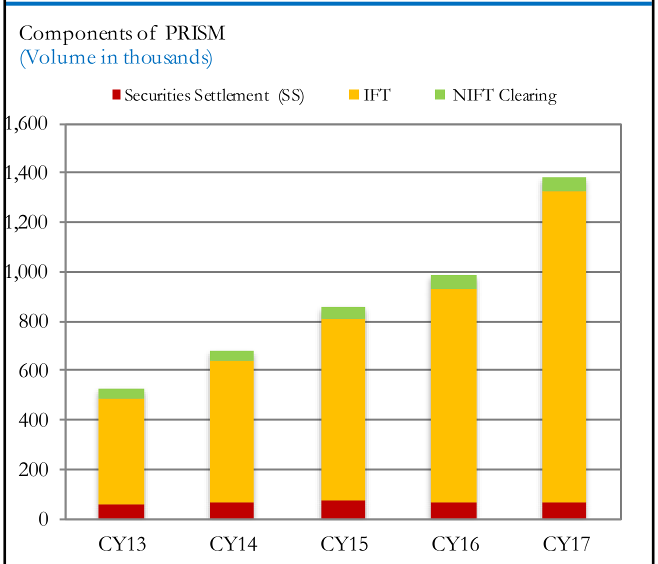

Source: PSD, SBP

کاغذی لین دین میں چیک حاوی رہے....

خردہ ادائیگیوں میں کاغذی لین دین میں 2017ء کے دوران بلحاظ حجم 18.12 فیصد نمو ہوئی جبکہ بلحاظ مالیت 13.40 فیصد نمو ہوئی۔ بطور آلات چیک سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ تھے، کاغذ کی بنیاد پر آلات کے مجموعی حجم میں ان کا تناسب 51.38 فیصد اور مالیت 70.09 فیصد رہی (**شکل 6.5**)۔ ان سودوں کا بلحاظ حجم بھاری تناسب نقد رقوم نکلوانے (51.11

---

[272] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2018ء http://www.sbp.org.pk/psd/2018/C1.htm

فیصد) سے متعلق ہے۔ تاہم سودوں کی مجموعی رقم میں بلحاظ مالیت ان کا تناسب 11.65 فیصد ہے (جدول 6.2)۔ چیکوں کے ذریعے نسبتاً چھوٹی رقوم نکلوانے کی ایک ممکنہ وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ صارفین نقد رقم پر ودہولڈنگ ٹیکس سے بچنے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

شکل 6.3

پرزم میں خطرہ ' ارتکاز پست رہا

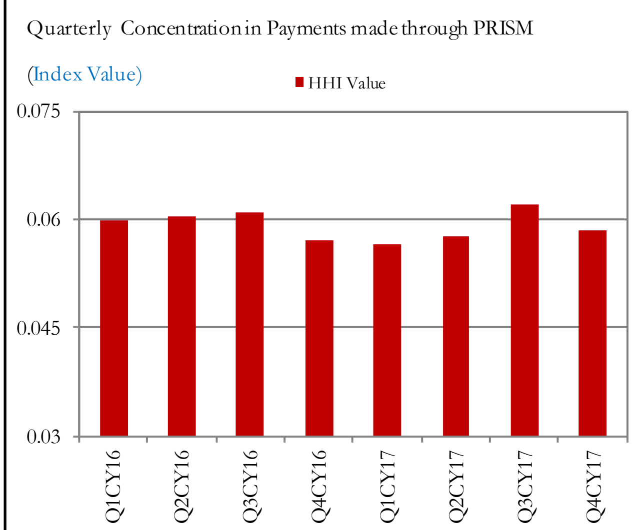

Source: PSD

چیک کے بغیر نقد لین دین کی مالیت پست رہی ....

کاغذ کی بنیاد پر سودوں کے مجموعی حجم میں چیک کے بغیر نقد لین دین (جیسے رقم جمع کرانا، یوٹیلیٹی بل کی ادائیگی وغیرہ) کا تناسب 2017ء میں 44.59 فیصد رہا، تاہم مالیت کے لحاظ سے ان کا تناسب محض 8.75 فیصد تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ادائیگی کے باضابطہ ذرائع میں برقی بینکاری لین دین بتدریج اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے۔

برقی بینکاری لین دین میں اضافہ ہو رہا ہے ....

رقم کی منتقلی کے برقی ذرائع مقبول ہو رہے ہیں، جیسا کہ برقی بینکاری لین دین کے بڑھتے ہوئے حجم سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 6.6)۔ برقی بینکاری لین دین میں بلحاظ حجم 22.44 فیصد اور بلحاظ مالیت 10.35 فیصد نمو ہوئی۔ بڑھتا ہوا حجم یہ ظاہر کرتا ہے کہ برقی ذرائع کی طرف صارفین کی رغبت بڑھ رہی ہے۔

شکل 6.4

خردہ ادائیگی کے زمرے میں بھاری نمو ہوئی

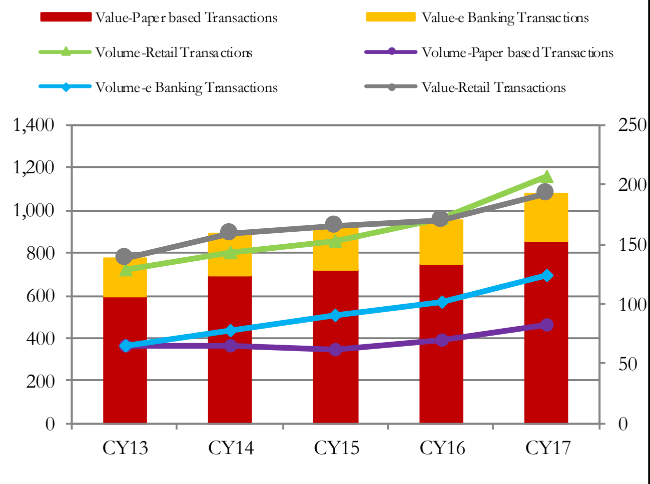

Source: PSD, SBP

2017ء کے دوران برقی بینکاری لین دین میں، مالیت کے اعتبار سے بروقت آن لائن بینکاری (Real Time Online Banking) لین دین 83.45 فیصد تناسب کے ساتھ سب سے آگے تھا جس کے بعد اے ٹی ایم لین دین (12.48 فیصد) کا نمبر ہے (**شکل 6.7**)۔

جہاں تک حجم کا تعلق ہے تو اے ٹی ایم سے ہونے والا لین دین سب سے زیادہ یعنی 62.67 فیصد ہوا جس کے بعد 22.35 فیصد تناسب کے ساتھ بروقت آن لائن بینکاری لین دین ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل ذرائع کی سہولت اور بھروسے کی بنا پر بروقت آن لائن بینکاری لین دین کا تناسب بتدریج گھٹ رہا ہے (**شکل 6.8**)۔

بینک صارفین اب برقی طریقوں کی طرف منتقل ہو رہے ہیں، اس رجحان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کمرشل اور مائیکروفنانس بینک بھی اپنے برقی بینکاری انفرااسٹرکچر اور خدمات میں توسیع لانے پر اخراجات کر رہے ہیں جو گذشتہ دو سال کے دوران آن لائن برانچوں، اے ٹی ایم اور پوائنٹ آف سیل مشینوں میں ہونے والی نمو سے ظاہر ہے۔ اسی طرح پلاسٹک کارڈز میں بھی اضافہ ہوا ہے جو کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ اور اے ٹی ایم کے لیے مخصوص کارڈ میں ہونے والی نمو سے ظاہر ہے (**جدول 6.3**)۔

پے پاک مقبول ہو رہا ہے....

وژن 2020 اور مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کی پیروی میں اسٹیٹ بینک نے ملک کی پہلی مقامی پیمنٹ اسکیم یعنی پے پاک اپریل 2016ء میں شروع کی جسے ون لنک چلارہا ہے۔ اسکیم کا مقصد بینک صارفین کو ادائیگی کا سستا، کارگر اور محفوظ طریقہ فراہم کرنا ہے۔ اسٹیٹ بینک اور بینکاری صنعت کی مشترکہ کوششوں کے باعث 16 بینکوں کی طرف سے اب تک پانچ لاکھ کارڈ جاری کیے جاچکے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ بینک اور صارفین دونوں پے پاک کو زیادہ سے زیادہ اپنارہے ہیں۔

برقی بینکاری ذرائع کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے بعد سائبر سیکورٹی خطرے سے نمٹنا توجہ کا سب سے زیادہ مستحق بن گیا ہے ....

انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری کے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد 2017ء کے دوران بالترتیب 22.83 فیصد اور 91.09 فیصد بڑھ گئی۔ اسی طرح ای-کامرس پلیٹ فارمز پر فاصلاتی لین دین (card-not-present) یا سی این پی[273] کے لیے برقی ادائیگی کے گیٹ ویز کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ بحیثیت مجموعی برقی ذرائع کے بڑھتے ہوئے استعمال سے سائبر حملوں اور برقی فراڈ کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں جو بینکاری نظام کی سالمیت کے لیے ممکنہ خطرہ بن سکتا ہے اور عوام کا اعتماد مجروح کر سکتا ہے۔ ملک میں پیمنٹ کارڈ کی اسکمنگ (skimming) کے واقعات میں اضافہ بھی سائبر سیکورٹی کے بڑھتے ہوئے چیلنج کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

اسٹیٹ بینک ان دشواریوں سے آگاہ ہے اور ادائیگی کے نظام کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے وسیع وعریض ضوابطی اور نگراں نظام تیار کرکے نافذ کررہا ہے (**باکس 6.1**)۔

اے ٹی ایم کی کارگذاری میں بہتری سے آپریشنل خطرہ کم ہو گیا ....

چونکہ اے ٹی ایم سے لین دین کا برقی بینکاری لین دین میں سب سے بڑا حصہ ہے اس لیے اے ٹی ایم کا درست رہنا اور کام کرنا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اے ٹی ایم کو صارفین کے لیے چوبیس گھنٹے دستیاب رہنے کی غرض سے بنایا گیا ہے، لیکن بعض وجوہات مثلاً بینک کے اپنے سسٹم کے ناکارہ ہونے، کنکشن میں نقص، بجلی کی بندش اور ناکافی نقد رقم خصوصاً جب طویل تعطیلات کے دوران ایسا ہو تو اس کی بنا پر اے ٹی ایم کی غیر فعالیت صارفین کے لیے زحمت کا باعث بن جاتی ہے اور ساکھ کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

بینکاری صنعت کی مشترکہ کوششوں اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے بہتر نگرانی کے باعث اے ٹی ایم کی دستیابی بہتر ہوئی ہے۔ اس کے فعال رہنے کا دورانیہ گذشتہ چند برسوں سے بڑھ رہا ہے جو 2017ء کے دوران مزید بہتر ہو کر تقریباً 95 فیصد ہو گیا (**شکل 6.9**)۔

شکل 6.5

کاغذ پر مبنی لین دین میں چیک حاوی رہے

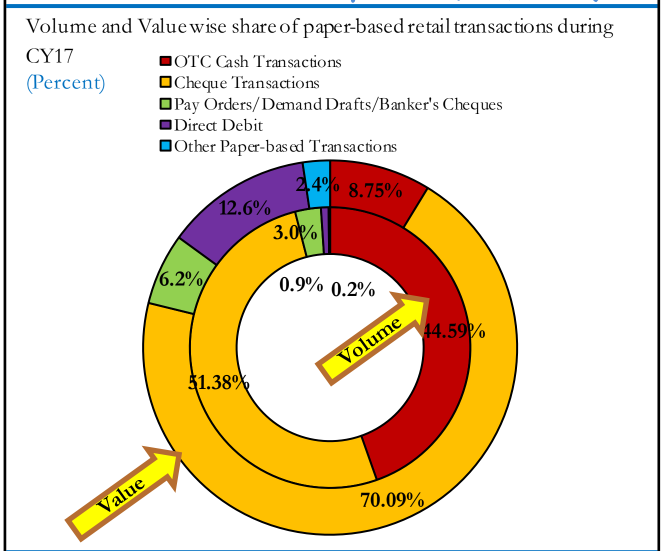

Source: PSD, SBP

خردہ زمرے میں تصفیے اور سیالیت کے خطرات پست رہے ....

پاکستان کا خردہ ادائیگی کا نظام مؤخر خالص تصفیے (Deferred Net Settlement) کی بنیاد پر کام کرتا ہے جو کہ T+1 ہے۔[274] اس کے نتیجے میں شبینہ خطرۂ قرض ہو سکتا ہے کیونکہ لین دین کا بینکوں کے درمیان تصفیہ اگلے یوم کار پر ہوتا ہے۔ اس خطرے سے تحفظ کے لیے یومیہ منتقلی کی رقم پر ایک حد عائد کردی گئی ہے جو خردہ صارفین اور کارپوریٹ صارفین دونوں کے لیے ہے۔ مزید برآں، چونکہ یہ لین دین 'پرزم' کے توسط سے طے کیے

[273] فاصلاتی لین دین وہ ہیں ہوتے ہیں جنھیں انجام دیتے وقت صارف اپنے خردہ فروش یا خدمات دہندہ کے روبرو نہیں ہوتا، مثلاً آن لائن، بذریعہ ڈاک، یا بذریعہ فون خریداری۔

[274] جب رقم کی بین البینک منتقلی کی جاتی ہے تو رقم ادا کرنے والے اور وصول کرنے والے کے کھاتوں کو ہاتھ کے ہاتھ (T وقت میں) بالترتیب ڈیبٹ اور کریڈٹ کیا جاتا ہے، جبکہ پس منظر میں اُن کے بینکوں کے مابین تصفیہ اگلے یوم کار پر (T+1 وقت میں) انجام پاتا ہے۔

جدول 6.2

2017ء میں چیک سے لین دین

قسم	تعداد	رقم	حصے کا حجم	حصے کی مالیت
	ملین	ارب روپے	فیصد	
نقد رقوم نکاوانا	164.7	15,503.1	51.11	11.65
رقم کا انتقال	103.8	86,481.8	32.23	64.97
کلیئرنگ	53.7	31,117.8	16.66	23.38

ماخذ: شعبہ نظامِ ادائیگی، اسٹیٹ بینک

جاتے ہیں اس لیے سیالیتِ امروز کی سہولت (intra-day liquidity facility) کا دستیاب ہونا خطرۂ سیالیت کو کم کر دیتا ہے۔

برانچ لیس بینکاری مالی شمولیت کے لیے مددگار ہے....

برانچ لیس بینکاری مالی شمولیت کے لیے بطور مددگار کام کر رہی ہے، یہ مالی خدمات سے محروم آبادی کو مالی خدمات تک رسائی دینے کے بے مثال مواقع پیش کرتی ہے۔ اِس وقت 13 بینک برانچ لیس بینکاری خدمات فراہم کر رہے ہیں جن میں چار مائیکرو فنانس بینک بھی شامل ہوتے ہیں۔

برانچ لیس بینکاری کھاتوں اور امانتوں میں 2017ء کے دوران بالترتیب 86.63 فیصد اور 80.41 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح برانچ لیس بینکاری لین دین کا حجم اور مالیت بھی بالترتیب 647.6 ملین اور 2804.0 ارب روپے بڑھی (جدول 6.4)۔ یہ ادائیگی کے آسان طریقے کے طور پر صارفین کی طرف سے برانچ لیس بینکاری پر بڑھتے ہوئے اعتماد کا اظہار ہے۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے ملکی ترسیلات کی تیزی سے اور کم خرچ آمد کے لیے برانچ لیس بینکاری ضوابط کے دائرے میں ہوم ریمی ٹینس اکاؤنٹ کا نیا زمرہ متعارف کرایا ہے۔ ہوم ریمی ٹینس اکاؤنٹ کے پلیٹ فارم سے ملک کی کم آمدن افرادی قوت اپنے گھر والوں کو باضابطہ ذرائع سے رقم آسانی سے بھجوا سکے گی۔

برانچ لیس بینکاری لین دین کے بڑھتے ہوئے حجم اور مالیت، اور نیٹ ورک کی رسائی کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے برانچ لیس بینکاری ذرائع کی سالمیت یقینی بنانے کے لیے خطرے کی بنیاد پر صارف کی ضروری مستعدی (customer due diligence) کے تقاضے مقرر کیے ہیں۔ اکاؤنٹ کے زمرے کی بنیاد پر ان تقاضوں میں صارف کے کوائف کی نادرا سے تصدیق، بایو میٹرک تصدیق، لین دین کی رقم پر حد اور بیلنس کی زیادہ سے زیادہ حد شامل ہے۔[275]

اسٹیٹ بینک ادائیگی کے نظاموں کی کارگذاری میں بہتری لانے کے لیے پیمنٹ سسٹم آپریٹرز / پیمنٹ سسٹم پرووائڈرز کو ترغیب دے رہا ہے....

زیادہ تر پیمنٹ سسٹم آپریٹرز اور پیمنٹ سسٹم پرووائڈرز غیر بینک ادارے ہیں جو ٹیکنالوجی کی بنیاد پر کام کرتے ہیں اور وہ دنیا بھر میں پیمنٹ سسٹمز کی صورت حال میں تبدیلی لا رہے ہیں۔ یہ مختلف خدمات فراہم کرتے ہیں جیسے کلیئرنگ، راؤٹنگ، پراسیسنگ، سوئچنگ اور برقی پلیٹ فارمز کے ذریعے ادائیگی کی سہولیات۔ ان خدمات کے سبب بینکوں سے مسابقت کے علاوہ یہ ادارے بہترین کارگذاری اور صارفین کو سہولت بھی دیتے ہیں۔

شکل 6.6

برقی بینکاری لین دین بڑھ رہی ہے

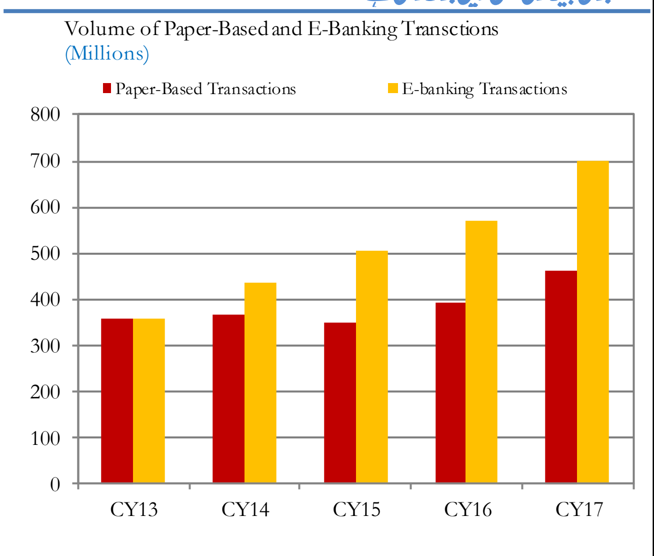

پاکستان کے خردہ ادائیگی کے نظام میں بھی پیمنٹ سسٹم آپریٹرز / پیمنٹ سسٹم پرووائڈرز شامل ہو رہے ہیں مثال کے طور پر پیمنٹ ایگریگیٹرز، الیکٹرانک والٹ اور ای کامرس گیٹ ویز۔ ایک طرف ان کی نمو کی حوصلہ افزائی کے لیے اور دوسری طرف ان سے منسلک خطرات سے حفاظت کے لیے اسٹیٹ بینک نے "پیمنٹ سسٹم آپریٹرز اور پیمنٹ سسٹم

[275] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 9 برائے 2016ء http://www.sbp.org.pk/bprd/2016/C9.htm

شکل 6.7

برقی بینکاری لین دین کی مالیت میں 2017ء میں اضافہ ہوا

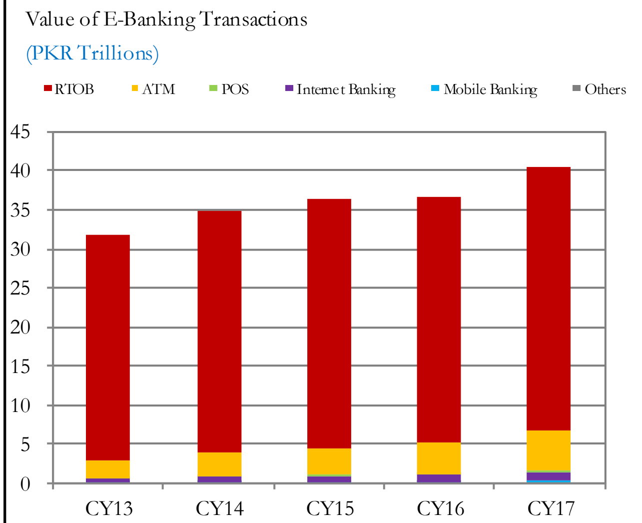

Source: PSD, SBP

پرووائڈرز کے لیے ضوابط"[276] جاری کیے ہیں۔ یہ ضوابط ایک وسیع اور سازگار فریم ورک فراہم کرتے ہیں جن کے تحت پیمنٹ سسٹم آپریٹرز / پیمنٹ سسٹم پرووائڈرز پر لازم ہے کہ وہ اسٹیٹ بینک سے اصولی اجازت حاصل کریں جس کے بعد انہیں تجرباتی آپریشنز کی اجازت دی جاتی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ حتمی منظوری سے پہلے پہلے خطرات کم کرنے والے ضروری عوامل اور کنٹرولز دستیاب رہیں۔

'نظامیاتی لحاظ سے ادائیگی کے اہم سسٹمز' کا انتظام ....

پیمنٹ سسٹمز چونکہ مالی وساطت کے عمل میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے اس عمل میں کوئی خلل یا ڈیزائن میں کوئی خامی باقی رہ جائے تو اس کے نظامیاتی مضمرات ہو سکتے ہیں، اور یہ مالی نظام کے استحکام کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔

پاکستان کے معاملے میں نِفٹ (جو کاغذی لین دین پر واحد کلیئرنگ ہاؤس ہے) اور ون لنک[277] نظامیاتی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح مختلف پیمنٹ سسٹم آپریٹرز اور پیمنٹ سسٹم پرووائڈرز کی آمد کے بعد ان اداروں کے موثر انتظامِ خطر کے لیے نگرانی ضروری ہے۔

شکل 6.8

برقی بینکاری لین دین کا حجم مسلسل بڑھ رہا ہے

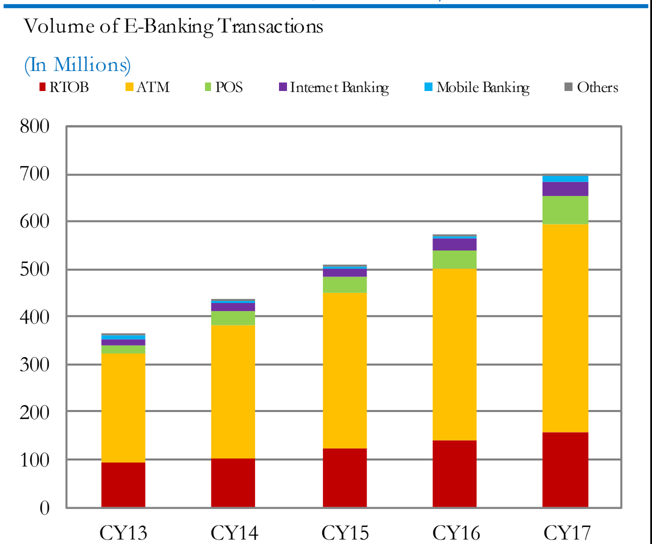

Source: PSD, SBP

اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے پیمنٹ سسٹمز اینڈ الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر ایکٹ، 2007ء کی دفعہ 4 کے تحت پیمنٹ سسٹم ڈیزگنیشن فریم ورک جاری کیا ہے۔[278] یہ فریم ورک اسٹیٹ بینک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی پیمنٹ سسٹم کا بطور 'نظامیاتی لحاظ سے ادائیگی کے اہم سسٹمز' تقرر کر سکتا ہے، جس کے بعد اسٹیٹ بینک ان اداروں کی قریبی نگرانی انجام دے سکتا ہے۔ فی الحال اسٹیٹ بینک اس تقرر کو حتمی صورت دینے کے لیے مارکیٹ کے متعلقہ فریقوں کے ساتھ رابطے میں ہے۔

[276] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 3 برائے 2014ء
http://www.sbp.org.pk/psd/2014/C3.htm

[277] ون لنک ملک کا سب سے بڑا اے ٹی ایم سوئچ اور پے پاک پیمنٹ اسکیم چلاتا ہے، اس کے علاوہ رقم کی بین البینک منتقلی کے سودوں کی کلیئرنگ بھی انجام دیتا ہے۔

[278] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2017ء
http://www.sbp.org.pk/psd/2017/C2.htm

جدول 6.3

سال کے آخر میں برقی بینکاری کی صورتِ حال

تفصیلات	13ء	14ء	15ء	16ء	17ء
	تعداد				
آن لائن شاخیں	10,596	11,149	12,442	13,926	14,610
اے ٹی ایم	7,684	9,018	10,736	12,352	13,409
پی او ایس	33,734	34,945	50,072	52,062	52,506
	تعداد ہزاروں میں (000)				
کُل پیمنٹ کارڈز	22,380	25,994	32,744	36,202	39,361
جس میں:					
کریڈٹ کارڈز	1,336	1,332	1,394	1,209	1,374
ڈیبٹ کارڈز*	20,048	23,727	26,489	17,470	19,848
صرف اے ٹی ایم کارڈز	996	935	4,861	6,806	8,385
سوشل ویلفیئر کارڈز	–	–	–	10,358	9,501
پری پیڈ کارڈز	–	–	–	359	253

ماخذ: شعبہ نظامِ ادائیگی، اسٹیٹ بینک

☆2016ء سے قبل سوشل ویلفیئر کارڈز اور پری پیڈ کارڈز میں ڈیبٹ کارڈز بھی شامل تھے۔

6.2 نظامِ ادائیگی کے علاوہ مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچرز

کارپوریٹ سیکورٹیز میں کام کرنے والے مالی منڈیوں کے کلیدی انفرا اسٹرکچرز مثلاً پاکستان اسٹاک ایکسچینج، این سی سی پی ایل اور سی ڈی سی نے 2017ء کے دوران عملی کارگذاریوں کو بہتر بنانے اور انتظامِ خطر کے نظاموں کو مستحکم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

پاکستان اسٹاک ایکسچینج اپنا انتظامِ خطر بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ بنانے کے لیے کوشاں ہے ....

اسٹاک ایکسچینجز ڈی میوچلائزیشن اینڈ انٹیگریشن ایکٹ 2012ء کے تحت جنوری 2016ء میں تین اسٹاک ایکسچینجز کے انضمام کے بعد پاکستان کا بازارِ سرمایہ اب ایک مربوط اسٹاک ایکسچینج پر مشتمل ہے جس کا نام پاکستان اسٹاک ایکسچینج لمیٹڈ ہے۔ اس انضمام کے بعد 40 فیصد شیئرز اس کے ارکان کو دیے جا چکے ہیں، 40 فیصد شیئرز کی پیشکش اسٹرے ٹجک انویسٹرز کو کی گئی ہے اور 20 فیصد عام افراد کو۔ اس ڈائیوسٹمنٹ (divestment) پلان کے مطابق 40 فیصد ایکویٹی اسٹیک کی ایک اسٹرے ٹجک سرمایہ کار کو فروخت کے لیے بولی دسمبر 2016ء میں منعقد کی گئی۔ اس کے نتیجے میں ایکویٹی اسٹیک ایک چینی کنسورشیم کو پیش کیا گیا جو تین چینی ایکس چینجز اور دو ملکی مالی اداروں پر مشتمل تھا۔ بقیہ 20 فیصد ایکویٹی جون 2017ء میں اولین عوامی پیشکش کے ذریعے عام لوگوں کو پیش کی گئی۔

ڈائیوسٹمنٹ پراسیس مکمل ہونے پر پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی ملکیت اور انتظام عالمی روایات کے مطابق الگ الگ ہو چکا ہے۔ نیز، مستحکم انتظامِ خطر اور سرمایہ کاروں کے تحفظ کے طریقہ کار کی حامل واحد اسٹاک ایکسچینج اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے سرمایہ کاروں کو اپنی طرف راغب کرنے میں زیادہ بہتر ثابت ہوگی اور عملی استعداد حاصل کر سکے گی۔

تغیر پذیری میں جو اضافہ 2017ء میں دیکھا گیا اس کے پیشِ نظر پاکستان اسٹاک ایکسچینج اپنے انتظامِ خطر کا بندوبست مزید مستحکم بنانے کا منصوبہ رکھتا ہے۔ فی الوقت اسکرپ کی سطح کے سرکٹ بریکر لگے ہوئے ہیں جو اندھا دھند فروخت یا اضافی خریداری میں رکاوٹ ہیں جس کی وجہ سے ایک اسکرپ میں لین دین اس وقت سست ہو جاتا یا تھم جاتا ہے جب اس کی قیمت میں، لین دین کے گذشتہ روز کی آخری قیمت کی نسبت 5 فیصد یا ایک روپے (جو بھی زائد ہو) کا اتار چڑھاؤ آ جائے۔

تاہم پاکستان اسٹاک ایکسچینج اب سرکٹ بریکرز کو مرحلہ وار وسیع کرنے پر غور کر رہا ہے۔ عالمی روایات کے مطابق یہ ایکسچینج اس بات پر غور کر رہا ہے کہ اشاریے کی بنیاد پر وقفہ نافذ کیا جائے جو کے ایس ای 30 اشاریے میں 5 فیصد اتار چڑھاؤ کی صورت میں 45 منٹ کا ہو۔ اشاریے کی بنیاد پر وقفہ دینے سے کلیئرنگ ہاؤس کے خطرے کی پیداوار کم کرنے میں مدد ملے گی چنانچہ این سی سی پی ایل بہتر طریقے سے منافع لگا سکے گی اور کلیئرنگ ارکان سے

شکل 6.9

اے ٹی ایم کی کارگزاری میں مسلسل بہتری ہو رہی ہے

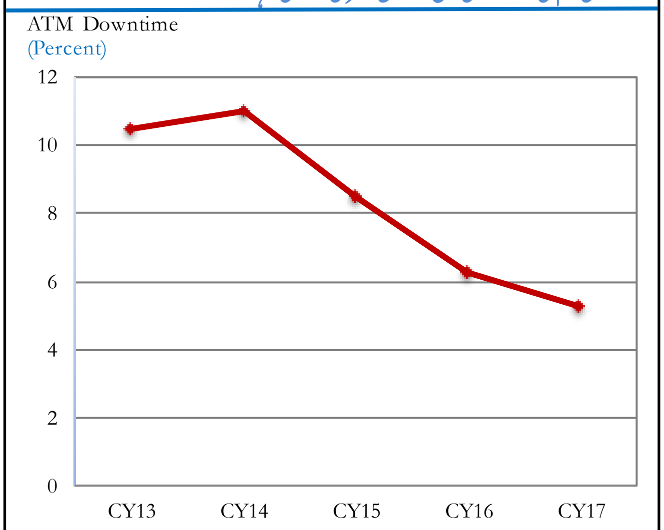

Source: PSD, SBP

marked-to-market نقصانات اکٹھا کر سکے گی۔ اس کے علاوہ سرمایہ کاروں کو مارکیٹ کا جائزہ لینے کے لیے غور کرنے کا موقع مل سکے گا۔[279]

خطرۂ قرض اور خطرۂ سیالیت کم کرنے کے لیے این سی سی پی ایل کا بطور سینٹرل کاؤنٹر پارٹی ذمہ داری سنبھالنا....

ملک میں مالی منڈیوں کے انفرا سٹرکچر میں این سی سی پی ایل کلیدی اہمیت رکھتی ہے جو کارپوریٹ سیکورٹیز کی مارکیٹ میں لین دین کا تصفیہ انجام دیتی ہے۔ این سی سی پی ایل نے مئی2016ء میں سینٹرل کاؤنٹر پارٹی[280] کا کردار سنبھال لیا چنانچہ اب وہ نظامیاتی لحاظ سے مالی منڈیوں کے اہم انفرا سٹرکچر میں شامل ہو چکی ہے، اس لیے وہ بازارِ سرمایہ کے لین دین کے تصفیے سے ابھرنے والا نظامیاتی خطرہ کم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اس ادارے نے انٹر نیشنل آرگنائزیشن آف سیکورٹیز کمیشن کی تجویز کردہ عالمی روایات کے مطابق اپنا انتظامِ خطر کا بندوبست مستحکم بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔

جیسا کہ پہلے وضاحت کی جاچکی ہے، 'پرزم' کے خصوصی فریق کے طور پر این سی سی پی ایل کی شمولیت سے بازارِ سرمایہ کے سودوں کی کارگذاری بڑھے گی۔ مختلف تصفیاتی بینکوں کے ذریعے این سی ایس ایس سودوں کے تصفیے کے بجائے، اب این سی سی پی ایل خالص تصفیے کے کثیر جہتی بیچز (ایم این ایس بیز) 'سوئفٹ' میسج فارمیٹ پر دن میں دو مرتبہ تیار کرے گی اور اسے بذریعہ 'پرزم' تصفیے کے لیے اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کرائے گی۔[281]

نادہندگی کے خطرے سے نمٹنے کے لیے این سی سی پی ایل نے اپنے متعلقہ ضوابط کے تحت تصفیے کا ضمانتی فنڈ (ایس جی ایف) بنایا ہے جس کی ابتدائی مالیت 2.75 ارب روپے ہے۔[282] فروری 2017ء کے دوران ایک کلیئرنگ ادارے کی ناکامی کی بنا پر اس فنڈ سے 9.9 ملین روپے استعمال کیے گئے تھے تاہم اسی مہینے کے دوران یہ دوبارہ جمع کرا دیے گئے۔ ایس جی فنڈ میں اضافہ جاری ہے اور دسمبر 2017ء کے اختتام پر اس میں 3.08 ارب روپے ہیں۔[283]

اگرچہ این سی سی پی ایل تصفیے کا انتظام عمدگی سے کر رہی ہے، تاہم تصفیے کے یومیہ اوسط کی مالیت جو 2017ء کی پہلی سہ ماہی میں 8.1 ارب روپے تھی وہ آخری سہ ماہی میں مارکیٹ میں مندی کے رجحان کے باعث اور تجارتی سرگرمیوں کے ماند ہونے سے گر کر 1.7 ارب روپے رہ گئی۔ تاہم پورے سال کے تصفیے کی یومیہ اوسط مالیت 5.4 ارب روپے رہی جو ایس جی ایف کے حجم سے زیادہ ہے (**شکل 6.10**)۔ اگرچہ کسی کلیئرنگ ادارے کی ناکامی کی صورت میں پہلی دفاعی لکیر کلیئرنگ ادارے کی جانب سے فراہم کیے گئے مارجن ہیں، تاہم اسٹاک مارکیٹ میں کسی نظامیاتی واقعے کی صورت میں ایس جی ایف کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مستقبل میں جب تجارتی حجم دوبارہ اپنے معمول کی سطح پر آ جائے گا تو تصفیے کی یومیہ اوسط مالیت بڑھ جائے گی جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کسی نظامیاتی واقعے کی صورت میں ایس جی ایف ناکافی ثابت ہو گا۔ چنانچہ تصفیے کا خطرہ کم کرنے کے لیے ایس جی ایف کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔

این سی سی پی ایل اپنے انتظامِ خطر کا بندوبست مستحکم بنا رہی ہے....

سیکورٹیز ایکٹ، 2015ء کے نفاذ اور سی سی پی کے ذمہ داری سنبھالنے کے بعد این سی سی پی ایل انتظامِ خطر کے بندوبست میں کئی تبدیلیاں لائی ہے۔ ان میں سے بعض تبدیلیاں یہ ہیں: value-at-risk مارجن میں 10 فیصد اضافہ، تیار اور قابلِ تقسیم (deliverable) بازارِ مستقبلات کے لیے کٹوتیاں، سیکورٹیز قرض گاری اور قرض گیری (ایس ایل بی) اسکیم کی خصوصیات میں ترمیم، مارجن فنانسنگ اسکیم اور مارجن ٹریڈنگ اسکیم۔[284]

سرمایہ کار حضرات اپنے لین دین کی سرگرمیاں این سی ایس ایس پر دیکھنے کے لیے ویب پر مبنی پورٹل استعمال کرتے ہیں، ان ویب پورٹلز کی سیکورٹی بہتر بنانے کے لیے اور آپریشنل خطرہ کم کرنے کے لیے این سی سی پی ایل نے دو مرحلوں میں تصدیق (Two-Factor Authentication) اور CAPTCHA متعارف کرائی ہے۔

[279] پاکستان اسٹاک ایکسچینج نوٹسز،
https://www.psx.com.pk/newsimage/107217-1.pdf

[280] مرکزی کلیئرنگ کے اپنے فریضے کی ادائیگی میں سینٹرل کاؤنٹر پارٹیز کی کئی ذمہ داریاں ہیں۔ وہ کلیئرنگ کے ارکان کے لیے معیارات مقرر کرتی ہیں، لین دین کی netting اور کسی رکن کی کوتاہی کی صورت میں بالترتیب اختتام یقینی بناتی ہیں، مارجن برقرار رکھتی ہیں، خسارے کی باہمی تقسیم یا loss mutulization (یعنی خطرے میں شراکت) کے لیے ایک متعین رقم کا انتظام رکھتی ہیں، اور تجارتی تصفیے انجام دیتی ہیں۔ گلوبل ایسوسی ایشن آف رسک پروفیشنلز Scheweser نوٹس، 2016ء، ایف آر ایم: فنانشل مارکیٹس اینڈ پروڈکٹس، کپلان انکارپوریٹڈ، امریکہ۔

[281] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2018ء
http://www.sbp.org.pk/psd/2018/C1.htm

[282] این سی سی پی ایل کی سالانہ رپورٹ، 2016ء

[283] این سی سی پی ایل کی سالانہ رپورٹ، 2017ء

[284] این سی سی پی ایل کا نیوز لیٹر، جنوری تا مارچ 2017ء

جدول 6.4
برانچ لیس بینکاری کی اہم پیش رفت

تفصیلات	16ء	17ء	نمو (فیصد)
ایجنٹوں کی تعداد	359,806.0	405,671.0	12.75
کھاتوں کی تعداد (ہزاروں میں)	19,964.9	37,260.2	86.63
ایک عرصے کے اختتام پر امانتوں کا حجم (ملین روپے)	11,717.0	21,139.0	80.41
ایک عرصے کے دوران لین دین کی تعداد (ملین روپے)	478.5	647.6	35.35
لین دین کی اوسط تعداد (ہزاروں میں)	1,329.1	1,877.9	41.29
ایک عرصے کے دوران لین دین کی مالیت (ارب روپے)	2,169.5	2,804.0	29.24
لین دین کا اوسط حجم (روپے)	4,539.2	4,317.3	(4.89)

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری

این سی سی پی ایل نے انتظام تسلسل کار سے متعلق آئی ایس او 22301 تصدیق بھی حاصل کی ہے جو ایس جی ایس پاکستان نے عطا کی۔[285] اس سے کسی آفت کی صورت میں این سی سی پی ایل کی مستعدی اور مضبوطی ظاہر ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آفت آنے کی صورت میں ملکی بازارِ سرمایہ کی سرگرمیاں متاثر نہیں ہوں گی۔

سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) نے عوام کا اعتماد برقرار رکھا ....

سینٹرل ڈپازٹری کمپنی ایک اور کلیدی ایف ایم آئی ہے جو ملک کی واحد کارپوریٹ سینٹرل سیکورٹیز ڈپازٹری (سی ایس ڈی) کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہے۔ یہ سینٹرل ڈپازٹری سسٹم کا انتظام چلاتی ہے، جو ایک برقی اندراج والا سسٹم ہے جو سیکورٹیز کا ریکارڈ رکھنے اور ان کی منتقلی کا اندراج رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے تاکہ کسٹوڈیل رسک کا بندوبست رکھا جائے۔ لہٰذا سی ڈی سی کارپوریٹ سیکورٹیز مارکیٹ کا ایک اہم سہولت کار ادارہ ہے جو بازارِ سرمایہ میں عمدگی سے تمسکات کا لین دین کراتا ہے۔

سی ڈی سی کو لوگوں کا اعتماد بدستور حاصل ہے، اس کا ثبوت سرمایہ کاروں کے کھاتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ہے جو 2017ء کے اختتام پر 52,180 ہے۔ سی ڈی ایس نے مجموعی طور پر 128 ارب شیئرز سنبھالے جن کی مالیت 2017ء کے اختتام پر 5.129 ٹریلین روپے[286] بنتی ہے۔

شکل 6.10
تصفیہ ضمانت کے فنڈ اور تصفیے کی یومیہ اوسط قدر کا موازنہ

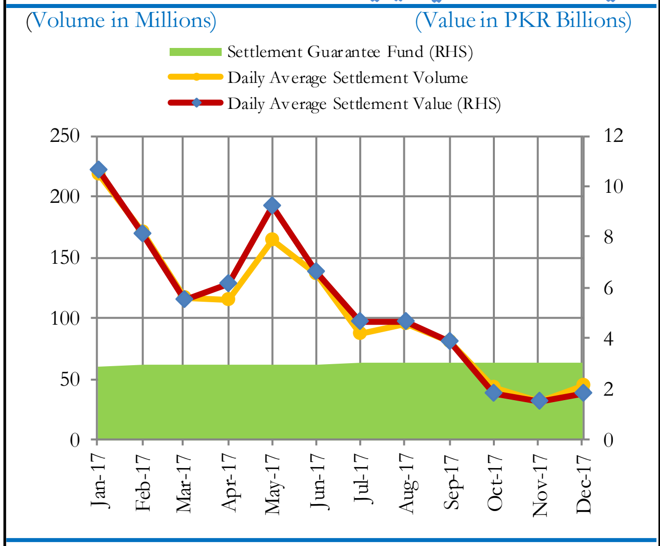

Source: NCCPL

کسی سی ایس ڈی سے منسلک اہم ترین خطرہ اثاثے کی حفاظت کا ہوتا ہے۔ غفلت، بے جا استعمال اور کنٹرولز کے نقائص کی بنا پر سیکورٹیز کا نقصان یا خرد برد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ سرمایہ کار کی سہولت اور اس کے تحفظ کے لیے سی ڈی سی نے MAccess (سی ڈی سی تک رسائی والی موبائل ایپلی کیشن) کا آغاز کیا ہے جو سرمایہ کاروں کو یہ سہولت دیتی ہے کہ وہ اپنے اکاؤنٹس اپنے موبائل فون کے ذریعے چلاسکتے ہیں جس سے ان کا اعتماد بڑھتا ہے۔

اس کے علاوہ سی ڈی سی نے سینٹرلائزڈ ای-آئی پی او سسٹم (سی ای ایس) بھی شروع کیا ہے جس کے تحت سرمایہ کار حضرات انٹرنیٹ / موبائل بینکاری، اے ٹی ایم وغیرہ کے ذریعے برقی طریقے سے شیئرز خرید سکیں گے۔[287]

نیز، کمپنیز ایکٹ 2017ء کے تحت، جو تمام فہرستی کمپنیوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے منافع منقسمہ کا برقی طور پر حساب کریں، سی ڈی سی نے 'ای ڈیویڈنڈ ریپوزٹری' کا آغاز کیا ہے جو

[285] این سی سی پی ایل کا نیوز لیٹر، جنوری تا دسمبر 2017ء
[286] سی ڈی سی کا نیوز لیٹر، اکتوبر تا دسمبر 2017ء
[287] سی ڈی سی کا نیوز لیٹر، اپریل تا جون 2017ء

انٹرنیٹ پر چلنے والا پورٹل ہے، اور اس کے ذریعے سرمایہ کار حضرات اپنی رقم پر حاصل ہونے والا منافع اور دستیاب منافع منقسمہ خود دیکھ سکتے ہیں۔[288] مزید بر آں، سی ڈی سی نے مذکورہ ایکٹ کی شق کی تعمیل میں، اور منافع منقسمہ کی ادائیگی سے منسلک خطرات کم کرنے کے لیے بازارِ سرمایہ کے تمام سرمایہ کاروں پر لازم کیا ہے کہ وہ سی ڈی ایس میں اپنا ذیلی اکاؤنٹ کھولنے اور برقرار رکھنے کے لیے رجسٹریشن کراتے وقت اپنا انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) فراہم کریں۔[289] سی ڈی سی کی جانب سے ٹیکنالوجی اختیار کرنے میں یہ پیش قدمی نہ صرف سرمایہ کاروں کو سہولت فراہم کرے گی بلکہ ان کو زیادہ شفافیت فراہم کر کے اثاثوں کی حفاظت کے حوالے سے خطرات بھی کم کرے گی۔

اس کے علاوہ اتفاقی حادثے کی صورت میں آپریشنل خرابی کا خطرہ دور کرنے کے لیے سی ڈی سی نے یقینی بنایا ہے کہ مناسب ہنگامی منصوبے تیار ہوں۔ یہ اپنے 'انتظامِ تسلسلِ کار' پروگرام کی بنا پر مارچ 2017ء میں پاکستان کی پہلی آئی ایس او 22301 تصدیق شدہ کمپنی بن گئی۔[290]

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز میں ٹیکنالوجی کے بڑھتے استعمال اور باہمی ارتباط کے سبب سخت نگرانی کی ضرورت ہے

ملک میں مالی منڈیوں کے مختلف انفراسٹرکچرز کے مابین باہمی ارتباط بتدریج بڑھ رہا ہے۔ فی الحال 'پرزم' کی رکنیت سی ڈی سی، نِفٹ اور این سی سی پی ایل کو حاصل ہے۔ اگرچہ بڑھتا ہوا باہمی ارتباط کارگذاری میں اضافہ کرتا ہے، تاہم یہ پورے نظام کے لیے تشویش ناک صورت حال میں متعدی خطرے کا امکان اور اثر بھی بڑھا دے گا۔

مستقبل میں اس خطرے کے سدِباب کے لیے ضروری ہے کہ مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز میں انتظامِ خطر کے بندوبست کو ادارے کی سطح پر مزید مستحکم بنایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ضابطہ ساز اداروں (اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی) میں اشتراک بڑھایا جائے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی نے کونسل آف ریگولیٹرز (سی او آر) بنانے کے لیے مئی 2017ء میں مفاہمت کی ایک دستاویز پر دستخط کیے ہیں، جس کا مقصد یہ ہے کہ ملک کے مالی نظام کا استحکام یقینی بنانے کے لیے ان میں اشتراک بڑھایا جائے۔ ملک کے مالی اداروں کے ساتھ ساتھ مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز میں بڑھتے ہوئے باہمی ارتباط سے وابستہ خطرات کے سدِباب کے لیے یہ فورم مؤثر ثابت ہوگا۔

---

[288] سی ڈی سی کا نیوزلیٹر، اکتوبر تا دسمبر 2017ء

[289] سی ڈی سی کا نیوزلیٹر، جولائی تا ستمبر 2017ء

[290] سی ڈی سی کا نیوزلیٹر، جنوری تا مارچ 2017ء

باکس 6.1: سائبر حملوں کا ابھرتا ہوا چیلنج۔مالی شعبے کے لیے مضمرات

آج کل سائبر حملے اپنی بڑھتی ہوئی پیچیدگی، معمولات میں خلل ڈالنے کی صلاحیت اور عالمی وقوع پذیری سے شناخت ہوتے ہیں۔ عالمی اقتصادی فورم کا "عالمی خطرے کے تصور کا سروے 2018ء" بتاتا ہے کہ سائبر حملے اُن دس خطرات میں سے ایک ہیں جن کے اثرات اور امکانات دونوں بہت زیادہ ہیں۔ تخمینہ ہے کہ اگلے پانچ سال کے دوران سائبر حملوں سے ہونے والے مجموعی نقصانات 8 ٹریلین ڈالر تک ہوسکتے ہیں۔ سائبر حملوں کی 2017ء کی قابلِ ذکر مثالوں میں سے ایک مئی 2017ء کے دوران WannaCry ransom ware attack ہے جس نے 150 ملکوں میں تین لاکھ کمپیوٹروں کو متاثر کیا[291] جبکہ Petya ransom ware attack نے دنیا کی متعدد بڑی کمپنیوں کو اپنا ہدف بنایا۔ سائبر حملوں کا خطرہ ملکی سرحدوں سے ماوراہے جس سے تحفظ کے لیے فوری بین الاقوامی کوششیں درکار ہیں۔

عالمی مالی نظام کو بھی سائبر سلامتی کے خطرات لاحق ہیں۔ ماضیٔ قریب میں ایک قابلِ ذکر مثال بنگلہ دیش بینک پر سائبر نقب زنی (cyber-heist) کی ہے جو 2016ء کا واقعہ ہے جس میں بینک کو 81 ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔ اب چونکہ زیادہ سے زیادہ مالی ادارے بہترین اور جدت طراز خدمات اور مصنوعات پیش کرنے کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی استعمال کررہے ہیں، اس لیے ٹیکنالوجی بھی ان کے بزنس ماڈل اور آپریشنز کا لازمی جز بن گئی ہے۔ نتیجتاً سائبر سلامتی کے نظام میں زیادہ سرمایہ کاری اور وسیع ضوابطی اور نگراں نظام بنانے کی ضرورت ہے تاکہ عام لوگوں کا اعتماد برقرار رکھنے کی خاطر ادائیگی اور تصفیے کے نظام درست کام کرتے رہیں۔

سائبر سلامتی کو لاحق خطرے، جو نظامیاتی تناسبات کا چیلنج بھی بن چکا ہے، کے سامنے آنے میں کئی عوامل کارفرما ہیں: مالی اداروں اور صارفین دونوں کی جانب سے ٹیکنالوجی کا عام استعمال، ٹیکنالوجی سے چلنے والے پلیٹ فارموں کے ذریعے مالی اداروں کا بڑھتا ہوا باہمی ارتباط، ڈیٹا پر بڑھتا ہوا انحصار، اور سائبر حملوں کی ارتقاپذیر نوعیت اور پیچیدگی۔ اس کے علاوہ چونکہ مالی اداروں کو جدید سے جدید تر ہوتی ہوئی ٹیکنالوجی متواتر اختیار کرنی پڑتی ہے اس لیے نئی قسم کی خدمات مثلاً کلاؤڈ کمپیوٹنگ فرم، فِن ٹیک پلیٹ فارم وغیرہ کے لیے ٹیکنالوجی فرموں پر ان کا انحصار بھی بڑھ جاتا ہے۔ چونکہ یہ فرمیں عام طور پر مالی ضوابط بنانے والے اداروں کے دائرۂ کار سے باہر ہوتی ہیں، اس لیے سائبر خطرات کی نگرانی رکھنا ایک چیلنج بن جاتی ہے۔

سائبر حملوں سے منسلک اہم خطرات جو مالی نظام کی سالمیت کو کمزور کرتے ہیں، یہ ہیں:

- ڈیٹا سیکورٹی / نجی امور (privacy) کی خلاف ورزی جس کے نتیجے میں مالی نقصان ہو،
- ransom wares جیسے موذی وائرس سے آئی ٹی سسٹمز کی زدپذیری،
- مالی اداروں کے آئی ٹی سسٹمز میں ایسا خلل جو تمام سرگرمیوں کو معطل کردے،
- آئی ٹی کی بنیاد پر لی جانے والی اے ٹی ایم، انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری جیسی مالی سہولتوں کی فراڈ سے زدپذیری مثلاً اسکمنگ، فشنگ، فارمنگ وغیرہ،
- مالی اداروں کی ساکھ بگڑ جانا جس سے نظامیاتی مضمرات ہوسکتے ہوں، اور
- ادائیگی اور تصفیے کے ملکی اور بین الاقوامی نظاموں کی زدپذیری جو متعدی خطرے کا سبب بن سکتی ہو۔

بین الاقوامی ادارے عالمی مالی نظام میں سائبر مضبوطی کو متاثر کرنے والے اس مسئلے کے حل کی مشترکہ کوششیں کررہے ہیں۔ ادائیگیوں اور منڈیوں کے انفرااسٹرکچر کی کمیٹی (سی پی ایم آئی) اور بین الاقوامی ادارہ برائے سیکورٹیز کمیشن (آئی او ایس سی او) نے مالی منڈیوں کے انفرااسٹرکچرز کے لیے اصول (پی ایف ایم آئی) جاری کیے ہیں جن میں مالی منڈی کے انفرااسٹرکچرز کا انتظام خطر جامع طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔[292] ان ہی اصولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سی پی ایم آئی - آئی او ایس سی او نے مالی منڈی کے انفرااسٹرکچرز کے لیے سائبر مضبوطی پر رہنما ہدایات جاری کیں جن کے مقاصد یہ ہیں: سائبر نظم ونسق بہتر بنانا، سائبر حملے کی صورت میں مستعد ہونا، خطرے کی پیشگی خفیہ معلومات اور صارفین میں آگاہی۔ اسی طرح، سات بڑے ملکوں جی سیون نے "مالی شعبے کے لیے سائبر سلامتی کے بنیادی عناصر" شائع کیے جس میں کئی عناصر کا خاکہ بتایا گیا ہے، یہی عناصر وہ بنیادی اجزا ہیں جن پر کوئی ادارہ اپنی سائبر سلامتی کی حکمتِ عملی بنا بھی سکتا ہے اور اس پر عمل درآمد بھی کرسکتا ہے۔[293]

ایس بی پی سسٹمک رسک سروے کے پہلے مرحلے کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے مالی نظام کو درپیش اولین 10 خطرات میں سائبر سلامتی کو لاحق خطرات بھی شامل ہے (ایس آر ایس کے نتائج کے لیے دیکھیے عمومی جائزہ، باکس: 1)۔ تاہم پاکستان کے مالی شعبے کی سائبر سلامتی کو لاحق خطرات کی سطح قابلِ برداشت حد میں ہے۔ اس صنعت میں ادائیگی اور تصفیے کے سسٹمز چلانے میں کوئی بڑا خلل واقع نہیں ہوا ہے جس سے شرکا کا اعتماد بھی برقرار ہے۔

بینک دولت پاکستان شعبہ بینکاری اور ادائیگی کے نظاموں کے نگراں اور ضابطہ ساز ادارے کے طور پر سائبر سلامتی کے خطرات سے بہت پہلے سے آگاہ ہے چنانچہ وہ سائبر مستعدی (readiness) یقینی بنانے کے لیے بینکوں کے ساتھ قریبی تعاون مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے۔

اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے "مالی اداروں کی طرف سے آؤٹ سورسنگ انتظامات میں رسک مینجمنٹ فریم ورک" (Framework for Risk Management in Outsourcing Arrangements by Financial Institutions) جاری کیے ہیں جن میں تھرڈ پارٹی سروس پرووائڈرز پر بینکوں کے بڑھتے ہوئے انحصار سے درپیش خطرات کا حل دیا گیا ہے۔[294] اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے "سائبر حملوں سے تحفظ" (Prevention against cyber-attacks) پر ہدایات کا تفصیلی مجموعہ تیار کیا ہے جس کے تحت بینکوں پر لازم ہے کہ اپنے سائبر سلامتی کے کنٹرولز، پراسیس اور طریقوں کو متواتر بہتر بناتے رہیں تاکہ سائبر حملوں سے پیشگی آگاہ رہیں، ان کا مقابلہ کریں، ان کا پتہ چلائیں اور جوابی اقدام کریں۔ اس مقصد کے لیے بینکوں کو اپنی آئی ٹی رسک مینجمنٹ پالیسی میں سائبر سلامتی کے کنٹرولز بطور لازمی جز شامل کرنے کی ضرورت ہے، جس میں ممکنہ سائبر خطرات سے بچاؤ کے مناسب "معیاری طریقہ کار" (ایس او پی) بھی شامل ہوں۔[295]

[291] 291 گلوبل رسک رپورٹ، 2018ء (عالمی اقتصادی فورم)
[292] گلوبل رسک رپورٹ، 2018ء (عالمی اقتصادی فورم)
[293] https://www.ecb.europa.eu/paym/pol/shared/pdf/G7_Fundamental_Elements_Oct_2016.pdf?69e99441d6f2f131719a9cada3ca56a5
[294] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 06 برائے 2017ء
http://www.sbp.org.pk/bprd/2017/C6.htm
[295] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2016ء
http://www.sbp.org.pk/bprd/2016/C7.htm

یہ یقینی بنانے کے لیے کہ ملک میں پیمنٹ کارڈ محفوظ ہیں، اسٹیٹ بینک نے "پیمنٹ کارڈز کے تحفظ کے لیے ضوابط" جاری کیے ہیں تاکہ کارڈ سروس فراہم کرنے والے اداروں (سی ایس پی) کو بہترین بین الاقوامی روایات کے مطابق کارڈ سیکورٹی فریم ورک تیار کرنے میں مدد ملے۔ ان ضوابط کے تحت لازم ہے کہ 30 جون 2018ء سے تمام کارڈز یوروپے، ماسٹر کارڈ اور ویزا (ای ایم وی) معیار کے مطابق جاری کیے جائیں گے تاکہ صارفین کو اسکمنگ جیسے فراڈ سے بچایا جاسکے۔[296]

اب جبکہ صارفین کی بڑی تعداد انٹرنیٹ بینکاری کے طریقے استعمال کرنے لگی ہے، اسٹیٹ بینک نے "انٹرنیٹ بینکاری کی حفاظت کے ضوابط" جاری کیے ہیں جن میں انٹرنیٹ بینکاری کی حفاظت کا ایک جامع فریم ورک تیار کرنا بینکوں پر لازم کیا گیا ہے۔[297] ان ضوابط میں بینکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ حفاظتی اقدامات کے ضمن میں صارفین کو بہروپ(identity theft)اور فریب کاری سے آگاہی دیں۔

سائبر سلامتی کے خطرے پر قابو پانے کے لیے حکومتِ پاکستان نے بھی کئی اقدامات کیے ہیں۔ سائبر جرائم کے انسداد کے لیے قانونی ڈھانچے کو "برقی جرائم کے امتناع کا ایکٹ، 2016ء" کے نفاذ کے ذریعے مستحکم کیا گیا ہے۔ اس قانون میں سائبر حملوں جیسے برقی جرائم سے متعلق تحقیقات، استغاثہ، اور مقدمے کا طریقہ کار واضح کیا گیا ہے۔ ادارہ جاتی سطح پر وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) کے تحت "نیشنل رسپانس سینٹر فار سائبر کرائم" (این آر تھری سی) کام کر رہا ہے، ٹیکنالوجی سے متعلق جرائم جس کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

مالی شعبے کے لیے سائبر سلامتی کے چیلنجز عالمی برادری کی فوری توجہ کے مستحق ہیں۔ مالی اداروں کے افرادِ کار اور مالی خدمات لینے والے صارفین میں آگاہی لازماً بڑھانا ہے جو پہلی دفاعی لکیر ہے۔ مزید بر آں، ضابطہ ساز اداروں کو مالی اداروں کے ساتھ قریبی تعاون رکھنا چاہیے تاکہ سائبر حملوں سے بچاؤ کے مناسب اقدامات نافذ رہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ سائبر حملوں کی نوعیت بین الملکی ہوتی ہے، چنانچہ ریاستوں، نگراں اداروں، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور مالی اداروں کے درمیان بین الاقوامی اشتراک مرکزی نوعیت کا ہے جس سے ان حملوں سے منسلک خطرات کم کیے جاسکتے ہیں اور ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

---

[296] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2016ء
http://www.sbp.org.pk/psd/2016/C5.htm

[297] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2015ء
http://www.sbp.org.pk/psd/2015/C3.htm